www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر قاری اَحمد میاں تھانوی☆
مُترجِم: قاری فیاض اَحمد*

رسم عثمانی اور قراء ات کے درمیان تعلق

شیخ القراء ڈاکٹر قاری احمد میاں تھانوی ﷾ رُشد قراء ات نمبر کی تینوں اشاعتوں میں مجلس مشاورت کے بنیادی ارکان میں سے ہیں۔ آپ کی شخصیت علم قراء ات کے حوالے سے علمی وعوامی حلقوں میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے پنجاب یونیورسٹی کے شیخ زاید اسلامک سینٹر سے چند سال قبل علومِ اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کی اعلیٰ ڈگری 'رسم عثمانی' کے حوالے سے حاصل کی۔ آپ کا تحقیقی مقالہ امام ابوالقاسم شاطبی رحمہ اللہ کے قصیدہ عقیلة أتراب القصائد کی شرح از ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تحقیق وتعلیق پر مشتمل تھا۔ حضرت قاری صاحب کا زیر نظر مضمون درحقیقت اسی عربی مقالہ کی ایک فصل کا انتخاب ہے جو موصوف نے خود رُشد کے صفحات کیلئے مرحمت فرمایا۔ رسم عثمانی کے موضوع پر مطالعہ کے شائقین کو مذکورہ مقالے کی طرف ضرور رجوع کرنا چاہیے۔ [ادارہ]

نزول قرآن کے وقت سیدنا جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی راہنمائی فرمایا کرتے تھے کہ 'اس آیت کو فلاں سورت میں فلاں جگہ پر رکھا جائے۔' اسی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مصاحف عثمانیہ جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (متوفی ۳۵ھ) کے دور میں لکھے گئے وہ اسی ترتیب پر لکھے گئے جو ترتیب لوح محفوظ میں موجود ہے۔ مصاحف عثمانیہ کے بارے میں یہ بھی ثابت ہے کہ وہ نقطوں، شکلوں سے خالی تھے اور حذف واثبات اور فصل ووصل وغیرہ کے بارے میں مختلف تھے، اور یہ مصاحف راجح قول کے مطابق ان سبعہ احرف کے مطابق تھے جن پر قرآن نازل ہوا اور یہ بھی احتمال موجود ہے کہ یہ مصاحف ان قراء ات کے مطابق تھے جو عرضۂ اَخیرہ میں باقی رہ گئی تھیں۔

مصاحف عثمانیہ کی تعداد کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ چار اَقوال زیادہ مشہور ہیں:

① چار مصاحف تھے ② پانچ تھے ③ چھ تھے ④ سات تھے۔

◉ مکی بن ابی طالب رحمہ اللہ (متوفی ۴۳۷ھ) فرماتے ہیں:

''جب انہوں نے مصاحف تیار کیے تو سات بنائے بعض پانچ کہتے ہیں لیکن سات کے رواۃ زیادہ ہیں۔''

[الإبانة للمکی بن أبي طالب: ۶۵]

⑬ امام شاطبی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۰ھ) 'العقیلة' میں فرماتے ہیں کہ وہ سات تھے۔

وسار في نسخ منها مع المدني کوف و شام و بصر تملأ البصرا
وقیل مکة و البحرین مع یمن ضاعت بها نسخ في نشرها قطرا

☆ نائب مہتمم دار العلوم الاسلامیہ، لاہور، رئیس لجنة تصحیح المصاحف محکمہ اوقاف پاکستان
* فاضل ومدرّس کلیة القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’مصاحف عثمانیہ کی تعداد سات تھی:

① مصحف مدنی ② مصحف کوفی ③ مصحف شامی ④ مصحف بصری ⑤ مصحف مکی ⑥ مصحف بحرینی ⑦ مصحف یمنی۔‘‘

اور یہ بات ہی فائدہ سے خالی نہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر مصحف کے ساتھ ایک ایک قاری بھیجا، جو اس شہر والوں کو اس مصحف سے وہ قراءات پڑھاتا تھا جو عرضۂ اخیرہ میں باقی رہ گئی تھیں۔

سالم محیسن اپنی کتاب میں فرماتے ہیں:

’’سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر مصحف کے ساتھ قاری اس لیے بھیجا تھا کیونکہ قراءات میں اصل اعتماد تلقی اور مشافہہ پر ہے نہ کہ مصحف پر۔‘‘[الفتح الرباني: ۴۷]

اب ہم ذیل میں بالاختصار قراءات اور رسم عثمانی میں تعلق کا تذکرہ کرتے ہیں۔

اس کی سات فصلیں ہیں:

پہلی فصل

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جن میں قراءات تو دو ہیں لیکن رسم ایک ہی طرح ہے۔

دوسری فصل

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جن میں قراءات بھی دو ہیں اور ان کی رسم بھی دو طرح سے ثابت ہے۔

تیسری فصل

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جن میں دو قراءات ہیں ایک اثبات الف کے ساتھ اور دوسری حذف الف کے ساتھ لیکن رسم صرف حذف الف کے ساتھ ہے۔

چوتھی فصل

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جن میں دو قراءات ہیں ایک اثبات یاء کے ساتھ اور دوسری حذف یاء کے ساتھ لیکن رسم میں یاء کو حذف کر کے صرف کسرہ پر اکتفاء کیا گیا ہے تاکہ وہ یاء محذوفہ پر دلالت کرے۔

پانچویں فصل:

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جن میں تمام مصاحف عثمانیہ میں واؤ کو حذف کر کے صرف ضمہ پر اکتفاء کیا گیا تاکہ ضمہ اس پر دلالت کرے۔

چھٹی فصل

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جن ھاء تانیث (ھاء مدورۃ) ہے۔ لیکن بعض قراءات کی موافقت کی وجہ سے رسم میں تاء تانیث لکھی گئی ہے۔

ساتویں فصل

ان قرآنی کلمات کے بارے میں جو موصولہ (ملا کر لکھے گئے) یا مقطوعہ (کاٹ کر لکھے گئے) ہیں۔ ہم اس باب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بالاختصار چند مثالیں پیش کریں گے۔

پہلی فصل

اَب ہم ان مثالوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جن میں قراءات ایک سے زائد ہیں مگر رسم ایک ہی ہے۔ چونکہ مصاحف عثمانیہ نقطوں اور زیر، زبر، پیش سے خالی تھے اسی وجہ سے بعض دفعہ ایک ہی رسم میں ایک سے زائد قراءات سما جاتی تھیں۔

❶ مثلاً: ﴿ نَغْفِرْلَكُمْ خَطٰيكُمْ ﴾[البقرة: ۵۸]: اس میں تین قراءات ہیں۔

① امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابوجعفر رحمہ اللہ کی قراءت ’ يُغْفَرْلَكُمْ خَطٰيكُمْ ‘ ہے

② امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت ’ تُغْفَرْلَكُمْ خَطٰيكُمْ ‘ ہے۔

③ باقی تمام قراء کی قراءت ’ نَغْفِرْلَكُمْ خَطٰيكُمْ ‘ ہے۔

❷ مثلاً: لفظ ﴿ لِجبْرِيْلَ ﴾ [البقرة:۹۷] ہے۔ اس میں چار قراءات ہیں:

① امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کی قراءت ’لَجبْرِيْلَ‘ ہے۔

② امام شعبہ رحمہ اللہ کی قراءت ’لِجَبْرَئِلَ‘ ہے۔

③ امام حمزہ رحمہ اللہ اور امام کسائی رحمہ اللہ کی قراءت ’لِجَبْرَئِيْلَ‘ ہے۔

④ باقی تمام قراء کی قراءت ’لِجبْرِيْلَ‘ ہے۔

❸ مثلاً: لفظ ﴿ اِثْمٌ كَبِيْرٌ ﴾[البقرة: ۲۱۹] ہے۔

اس میں دو قراءات ہیں:

① امام حمزہ رحمہ اللہ اور کسائی رحمہ اللہ کی قراءت ’ اِثْمٌ كَثِيْرٌ ‘ ہے۔

② باقی تمام قراء کی قراءت ’اِثْمٌ كَبِيْرٌ‘ ہے۔

❹ مثلاً: لفظ ﴿ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ ﴾ [الأنفال: ۱۱] ہے۔

اس میں تین قراءات ہیں:

① امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابوجعفر رحمہ اللہ کی قراءت ’ اِذْ يُغْشِيْكُمُ النُّعَاسَ‘ ہے۔

② امام ابن کثیر رحمہ اللہ اور ابوعمرو بصری رحمہ اللہ کی قراءت ’ اِذْ يَغْشٰكُمُ النُّعَاسُ‘ ہے۔

③ باقی تمام قراء کی قراءت ’ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ‘ ہے۔

❺ مثلاً: لفظ ﴿ أَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْ ﴾[یونس: ۳۵] ہے۔

اس میں چھ قراءات ہیں:

① امام ابوعمرو بصری رحمہ اللہ اور امام قالون رحمہ اللہ (ایک وجہ میں) کی قراءت [لَّا يَهَدِّيْ] (ھاء کے اختلاس کے ساتھ) ہے۔

② امام ابوجعفر رحمہ اللہ اور امام قالون رحمہ اللہ (دوسری وجہ میں) کی قراءت ’لَّا يَهْدِّيْ‘ ہے۔

③ امام ابن کثیر رحمہ اللہ، امام ابن عامر رحمہ اللہ اور امام ورش رحمہ اللہ کی قراءت ’لَّا يَهَدِّيْ‘ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ امام شعبہ رحمہ اللہ کی قراءت 'لاَ یِهِدِّیْ' ہے۔
⑤ امام حفص رحمہ اللہ اور امام یعقوب رحمہ اللہ کی قراءت 'لاَّ یَهِدِّیْ' ہے۔
⑥ امام حمزہ رحمہ اللہ، امام کسائی رحمہ اللہ، امام خلف العاشر رحمہ اللہ کی قراءت 'لاَّ یَهْدِیْ' ہے۔

مذکورہ بالا تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات آسانی سے سمجھ آسکتی ہے کہ جب ان الفاظ پر نقطے اور زبر، زیر، پیش نہ ہوں تو ایک ہی رسم سے یہ تمام قراءات سمجھی جاسکتی ہیں۔خصوصاً آخری مثال پر غور کریں۔ اس میں خصوصاً قالون کی پہلی وجہ والی قراءت میں ھاء پر اختلاس ہے۔ یہ اختلاس صرف اور صرف اساتذہ کے پڑھانے سے ہی سمجھ آسکتا ہے۔صرف کتابت سے اس کی وضاحت ممکن نہیں۔ اس لیے ہمارا دعویٰ ہے کہ قراءات صرف اور صرف تلقی اور مشافہت سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

دوسری فصل

اب ہم ان مثالوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔جن میں قراءات کے ساتھ ساتھ رسم بھی ایک سے زائد ہیں۔

① مثلاً: لفظ ﴿ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَداً سُبْحٰنَهٗ ﴾ [البقرۃ:۱۱۶] ہے۔

اس آیت میں قراءات دو ہیں:

① امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ اس کو بغیر واو کے "قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَداً سُبْحٰنَهٗ" پڑھتے ہیں۔
② باقی تمام قراء اس کو واو کے ساتھ "وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَداً سُبْحٰنَهٗ" پڑھتے ہیں۔

اسی طرح اس آیت کا رسم بھی دو طرح ہے:

① مصحف شامی میں 'قَالُوا' واو کے بغیر لکھا ہوا ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی کتاب 'العقیلة' میں فرماتے ہیں:

"شام وقالوا بحذف الواو قبل یری" [رقم البیت: ۵۵]

یعنی شامی مصحف میں 'قَالُوا' واو کے بغیر لکھا ہے۔

② باقی تمام مصاحف یہ لفظ 'واو' کے ساتھ 'وَقَالُوا' ہے۔

اس لفظ کو دونوں طرح لکھا گیا ہے تاکہ دونوں قراءات نکالی جاسکیں اگر اس کا رسم ایک طرح ہوتا تو دونوں قراءات نکالنی ممکن نہیں تھیں۔

② مثلاً: لفظ ﴿ وَسَارِعُوْا ﴾ [آل عمران: ۱۳۳]

اس لفظ میں بھی دو قراءات ہیں:

① امام نافع رحمہ اللہ اور امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت 'سَارِعُوْا' واو کے بغیر ہے۔
② باقی تمام قراء کی قراءت 'وَسَارِعُوْا' واو کے ساتھ ہے۔

اسی طرح اس کا رسم بھی دو طرح سے ہے:

① مصحف مکی و عراقی میں 'واو' کے ساتھ 'وَسَارِعُوْا' ہے۔

◉ امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی کتاب 'العقیلة' میں فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسارعوا الواو مكي عراقية [رقم البيت: ٦١]

② باقی تمام مصاحف میں واؤ کے بغیر 'سَارِعُوْا' ہے۔

اس لفظ میں بھی دونوں طرح رسم ہے تا کہ دونوں قراءات نکل آئیں:

③ مثلاً: لفظ ﴿ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴾ [الأعراف: ٣]

اس میں تین قراءات ہیں:

① امام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت 'قَلِيْلاً مَّا يَتَذَكَّرُوْنَ' ہے۔

② امام حفص رحمہ اللہ، امام حمزہ رحمہ اللہ، امام کسائی کی قراءت 'قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ' ہے۔

③ باقی تمام قراء کی قراءت 'قَلِيْلاً مَّا تَذَّكَّرُوْنَ' ہے۔

لیکن اس میں رسم دو طرح مروی ہے:

① مصحف شامی میں [يَتَذَكَّرُوْنَ] ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقيلة' کے شعر نمبر ۴۷ میں فرماتے ہیں: 'وما يتذكرون و أنجاكم لهم زبرا'

② باقی تمام مصاحف میں 'تَذَكَّرُوْنَ' ہے۔

اس لفظ کو دو رسموں میں اسی لیے لکھا گیا ہے تا کہ تینوں قراءات نکالی جاسکیں۔

④ مثلاً: لفظ ﴿ تَجْرِي تَحْتَهَا ﴾ [التوبة: ١٠٠] ہے۔

اس میں دو قراءات ہیں:

① امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ کی قراءت 'تَجْرِي مِن تَحْتِهَا' ہے۔

② باقی تمام قراء کی قراءت 'تَجْرِيْ تَحْتَهَا' ہے۔

اس طرح اس میں رسم بھی دو طرح سے مروی ہے:

① مصحف مکی میں 'تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا' ہے۔

اس بارے میں امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقيلة' کے شعر نمبر ۷۷ میں فرماتے ہیں:

'من تحتها آخرا مكيهم زبرا'

② باقی تمام مصاحف میں 'تَجْرِي تَحْتَهَا' ہے۔

ان دونوں رسموں سے دونوں قراءات نکالی جاسکتی ہیں۔

⑤ مثلاً: لفظ ﴿ كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ﴾ [غافر: ٢١]

اس میں دو قراءات ہیں:

① ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت 'كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً' ہے۔

② باقی تمام قراء کی قراءت 'كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنهُمْ قُوَّةً' ہے۔

اسی طرح اس میں رسم بھی دو طرح ہے:

① مصحف شامی میں 'كَانُوا هُمْ أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً' ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقیلة' کے شعر نمبر ۱۰۷ میں فرماتے ہیں۔

أشد منکم له أو أن لکوفیة

یعنی شامی کے لیے منکم ہے۔

② باقی تمام مصاحف میں 'کَانُوْا هُمْ أَشَدَّ مِنهُمْ قُوَّةً' ہے۔

❻ مثلاً: لفظ ﴿ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴾ [الحديد: ۲۴] ہے۔

اس میں دو قراءات ہیں:

① امام نافع رحمہ اللہ، امام ابوجعفر رحمہ اللہ اور ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت 'فَإِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ' ہے۔

② باقی تمام قراء کی قراءت 'فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ' ہے۔

اسی طرح اس میں رسم بھی دو طرح ہے:

① مصحف مدینہ وشام میں 'فَإِنَّ اللّٰهَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ' ہے۔

اسی بارے میں امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقیلة' کے شعر نمبر ۱۱۴ میں فرماتے ہیں:

دع للشام والمدنی هو المنیف ذرا

یعنی شامی و مدنی مصاحف میں بغیر 'ھو' کے لکھا ہے۔

ان تمام مثالوں سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ان الفاظ کو دو طرح لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ دونوں قراءات سمجھ آجائیں۔

تیسری فصل

اَب ہم ان کلماتِ قرآنیہ کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جن میں دو قراءات ہیں۔ ایک اثبات الف کے ساتھ اور دوسری حذف الف کے ساتھ لیکن ان دونوں کا رسم حذف الف کے ساتھ ہے۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جس لفظ کا رسم حذف الف کے ساتھ ہے وہاں سے اثبات الف کی قراءت کیسے نکلتی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ الف محذوفہ کے اوپر چھوٹا الف اسی لیے ڈالا جاتا ہے تاکہ اثبات الف کی طرف اِشارہ ہوجائے۔ جس طرح علامہ خراز اپنی کتاب 'دلیل الحیران شرح مورد الظمان' میں فرماتے ہیں:

وألحقن ألفا توسطا مما من الخط اختصارا اسقطا

''یعنی جس لفظ سے اختصاراً الف حذف کردیا گیا ہو اس پر چھوٹا الف (جسے ہم کھڑا زبر کہتے ہیں) لگا دو۔ (مثلاً العٰلمین)''

❶ مثلاً لفظ ﴿ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴾ [الفاتحة: ۴]

تمام علماء رسم کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس لفظ میں میم کے بعد الف حذف کیا جائے گا۔ جس طرح امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی کتاب [العقیلة کے شعر ۴۶] میں فرماتے ہیں:

'وقل بالحذف ملك يوم الدين مقتصرا'

یعنی ملك يوم الدين میں حذف الف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لفظ میں دو قراءات ہیں۔

① امام نافع رحمہ اللہ، ابن کثیر رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ، ابن عامر رحمہ اللہ، حمزہ رحمہ اللہ اور ابوجعفر رحمہ اللہ کی قراءت 'مَلِكِ' ہے۔اس قراءت کے مطابق یہ اسم فاعل مبالغہ کا صیغہ بنتا ہے۔

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے متعلق 'مَلِكِ' (یعنی بادشاہ) کہنا زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں متعدد مواقع پر اپنے آپ کے بارے میں یہ لفظ استعمال کیا ہے۔مثلاً ﴿ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ﴾ 'آج کس کی بادشاہی ہے' اسی طرح ﴿الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ﴾ [الحشر: ۲۳] اسی طرح ﴿مَلِكِ النَّاسِ﴾ [الناس:۲] 'لوگوں کے بادشاہ'

② باقی تمام قراء کی قراءت 'مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ' ہے۔

⊙ امام شافعی اپنی کتاب 'الشاطبیۃ' میں فرماتے ہیں:

'وَمٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ راويه ناصر' (یعنی اس کو الف کے ساتھ عاصم اور کسائی نے پڑھا ہے)

اور امام ابن الجزری رحمہ اللہ اپنی 'الدرۃ' میں فرماتے ہیں:

'وَمٰلِكِ حُزْ فُزْ' (یعنی اس کو الف کے ساتھ یعقوب اور خلف العاشر نے پڑھا ہے۔)

اس لفظ کو الف کے ساتھ پڑھنے سے یہ اسم فاعل کا صیغہ بن جائے گا۔جس کا معنی یہ ہے کہ (وہ اللہ) قیامت کے دن کا مالک ہے۔ (پوری کائنات میں جیسے چاہے تصرف کرسکتا ہے۔اسی معنی میں قرآن کی درج ذیل آیت ہے:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ [آل عمران:۲۶]

''اے اللہ تو بادشاہی کا مالک ہے، جس کو چاہے بادشاہی دے......''

اس مثال سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اگر یہ لفظ الف کے ساتھ یعنی 'مَالِكِ' لکھ دیا جاتا، تو حذف الف والی قراءت کیسے نکلتی۔ اس لیے اس کو حذف الف کے ساتھ لکھا ہے تاکہ حذف و اثبات والی دونوں قراءات نکالی جاسکیں۔ڈاکٹر سالم محیسن اپنی کتاب 'الفتح الربانی' [صفحہ نمبر ۱۳۶] میں فرماتے ہیں کہ محذوف الفاظ کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم

بعض قراءات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے الف حذف کرنا۔یعنی الف کو حذف صرف اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ دوسری قراءات بھی نکالی جاسکیں۔مثلاً 'وَمَایَخْدَعُوْنَ' کا الف اس لیے حذف کیا گیا تاکہ 'وَمَایُخٰدِعُوْنَ' کی قراءت نکالی جاسکے۔(اس طرح 'مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ' کی مثال ہے)

دوسری قسم

بعض کلمات کا دوسرے کلمات سے فرق کرنے کے لیے الف حذف کرنا۔یعنی صرف اس لیے الف حذف کرنا تاکہ دوسری جگہ سے اس کا فرق ہوجائے۔مثلاً لفظ 'کِتٰب' ہے، اس کا الف صرف فرق کے لیے محذوف ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری قسم

بعض کلمات سے اختصار کی وجہ سے الف حذف کرنا۔یعنی صرف اس لیے الف حذف کرنا تا کہ اختصار ہو جائے۔مثلاً 'الرَّحْمٰن' میں میم کے بعد والا الف پورے قرآن میں صرف اختصار کی وجہ سے حذف ہے۔

❷ مثلا: لفظ ﴿وَلَا تُقْتِلُوْ هُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقْتِلُوْ کُمْ فِیْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْ کُمْ﴾ [البقرة: ۱۹۱]

اس مثال میں تین افعال ہیں اور ان تینوں افعال سے الف حذف کیا گیا ہے۔جس طرح امام شاطبی رحمہ اللہ اپنی کتاب 'العقیلة' کے شعر نمبر ۴۸ میں فرماتے ہیں:

وقتلوهم وأفعال القتال بها ثلاثة قبله تبدو لمن نظرا

یعنی وَقٰتِلُوْهُمْ اور اس کے ساتھ باقی دو افعال ان تینوں سے الف کا حذف واضح ہے۔

ان کلمات میں دو قراءات ہیں:

① امام حمزہ رحمہ اللہ ، کسائی رحمہ اللہ اور خلف العاشر رحمہ اللہ کی قراءت ہے۔﴿ وَلَا تَقْتُلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یَقْتُلُوْکُمْ فِیْهِ فَاِنْ قَتَلُوْکُمْ ﴾ (یعنی ان افعال کو باب قَتَلَ یَقْتُلُ سے بنایا گیا ہے۔)

② باقی تمام قراء کی قراءت ہے: ﴿ وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوْکُمْ فِیْهِ فَاِنْ قٰتَلُوْکُمْ﴾ (یعنی ان افعال کو باب قَاتَلَ یُقَاتِلُ سے بنایا گیا ہے۔)

سالم محیسن اپنی کتاب [الفتح الرباني: ۱۵۰] میں فرماتے ہیں:

ان کلمات میں الف اس لیے حذف کیا گیا تا کہ حذف الف والی قراءت بھی نکل آئے حالانکہ رسم قیاسی کا تقاضا یہ تھا کہ ان کلمات کو الف کے ساتھ لکھا جاتا۔لیکن الف کے ساتھ لکھنے میں حذف الف والی قراءت نہیں نکل سکتی۔

❸ مثلاً: لفظ ﴿ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ ﴾ [النساء: ۴۳]

بعض علماء رسم نے اس لفظ میں حذف الف کی با قاعدہ صراحت کی ہے۔

جس طرح امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقیلة' کے شعر نمبر ۵۸ میں فرماتے ہیں:

'مراغما قاتلوا لامستم بهما'

یعنی نافع نے حذف الف روایت کیا ہے۔

اسی طرح امام دانی رحمہ اللہ اپنی کتاب [التیسیر کے صفحہ نمبر ۹۶] میں لکھتے ہیں:

''قرأ حمزة والكسائی 'أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ' في النساء والمائدة بغير ألف والباقون بالألف''

یعنی اس لفظ میں دو قراءات ہیں:

① امام حمزہ رحمہ اللہ اور کسائی کی قراءت 'أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَآءَ' (بغیر الف)

② باقی تمام قراء کی قراءت 'أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ' (بالالف)

امام ابوزرعة رحمہ اللہ اپنی کتاب [الحجة کے صفحہ نمبر ۲۰۵] میں فرماتے ہیں:

''حذف الف والی قراءت کے مطابق معنی یہ ہے کہ عورتوں کو جماع کے علاوہ چھونا یعنی بوس و کنار کرنا اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے۔جبکہ اثبات الف والی قراءت کا معنی یہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنا اور یہ ابن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ عنہ کی قراءت ہے۔

اسی طرح امام ابوزرعۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس لفظ کو حذف الف کے ساتھ لکھنے میں یہ بتانا مقصود ہے کہ اس میں حذف والی قراءت بھی ہے۔ اس طرح کے الفاظ تو قرآن میں بہت زیادہ ہیں۔ اسی کثرت وقوع کی وجہ سے ان کا الف حذف کردیا جاتا ہے۔''

چوتھی فصل

اب ہم ان قرآنی کلمات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جن میں دو قراءات ہیں ایک اثبات یاء کے ساتھ، اور دوسری حذف یاء کے ساتھ لیکن رسم میں یاء کو حذف کرکے صرف کسرہ پر اکتفاء کیا گیا ہے تاکہ وہ کسرہ یاء محذوفۃ پر دلالت کرے اور اس بات کی طرف بھی اشارہ ہوجائے کہ بعض قراء ان کلمات میں وقفاً بھی یاء کو حذف کرتے ہیں۔

❶ مثلاً: لفظ ﴿ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ ﴾ [البقرۃ: ۱۸۶]

اصل میں یہ لفظ 'الدَّاعِیْ' ہے اثبات یاء کے ساتھ۔

اس میں دو قراءات ہیں:

① امام ورش رحمہ اللہ، امام ابوجعفر رحمہ اللہ اور امام ابوعمرو رحمہ اللہ کی قراءت حالت وصل میں 'الدَّاعِیْ' ہے جبکہ وقفاً یہ قراء حذف یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں (امام یعقوب دونوں حالتوں میں یاء کو ثابت کرتے ہیں۔)

امام ابوزرعۃ رحمہ اللہ اپنی کتاب 'الحجۃ' کے صفحہ نمبر ۱۲۶ میں فرماتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں یاء کے ساتھ ہے کیونکہ یاء فعل کا لام کلمہ ہے۔ ان قراء نے بہت اچھا کیا ہے کیونکہ یہ حالت وصل ہے یاء یعنی فاء کلمہ کو ثابت کرتے ہیں جبکہ حالت وقف میں یاء کو حذف کرکے انہوں نے رسم عثمانی کی اتباع کی ہے جبکہ یاء کو حذف کرنے والے قراء نے رسم عثمانی کو دلیل بنایا ہے۔

② باقی تمام قراء یاء کو وصل و وقف دونوں حالتوں میں حذف کرتے ہوئے 'الدَّاعِ' پڑھتے ہیں۔

❷ مثلاً لفظ ﴿ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ ﴾ [القمر: ٦]

اس میں دو قراءات ہیں:

① امام ورش، امام ابوعمرو بصری، امام ابوجعفر رحمہم اللہ یہ قراء حالت وصل میں اثبات یاء کے ساتھ 'الدَّاعِیْ' پڑھتے ہیں۔ (امام بزی رحمہ اللہ و یعقوب رحمہ اللہ دونوں حالتوں میں اثبات یاء کے ساتھ 'الدَّاعِیْ' پڑھتے ہیں۔)

② باقی تمام قراء دونوں حالتوں میں حذف یاء کے ساتھ 'الدَّاعِ' پڑھتے ہیں۔

❸ مثلاً: لفظ ﴿ مُّهْطِعِينَ إِلَى الدَّاعِ ﴾ [القمر: ۸]

اس میں بھی دو قراءات ہیں:

① امام نافع رحمہ اللہ، امام ابوعمرو رحمہ اللہ، امام ابوجعفر رحمہ اللہ یہ قراء حالت وصل میں اثبات یاء کے ساتھ 'الدَّاعِی' پڑھتے ہیں۔ (امام ابن کثیر رحمہ اللہ، امام یعقوب رحمہ اللہ دونوں حالتوں میں اثبات یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں۔)

② باقی تمام قراء دونوں حالتوں میں حذف یاء کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

امام ابوزرعۃ رحمہ اللہ اپنی کتاب [الحجۃ کے صفحہ نمبر ۲۸۹] میں فرماتے ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ القمر کے ان دونوں کلمات میں یاء کا اثبات اصل کے مطابق ہے جبکہ یاء کا حذف بھی جائز ہے کیونکہ یاء محذوفہ پر کسرہ دلالت کر رہا ہے۔

۴ مثلاً: لفظ ﴿ يَقُصُّ الْحَقَّ ﴾ [الأنعام: ۵۷]

اس میں دو قراءات ہیں:

① امام نافع رحمہ اللہ، ابن کثیر مکی رحمہ اللہ، امام عاصم رحمہ اللہ، ابوجعفر رحمہ اللہ کی قراء 'يَقُصُّ الْحَقَّ' ہے۔

② باقی تمام قراء کی قراءات 'يَقْضِ الْحَقَّ' ہے۔

مصاحف عثمانیہ میں یہ لفظ 'یقص' لکھا گیا ہے۔ مصاحف عثمانیہ میں نقطے اور اعراب نہ ہونے کی وجہ سے دونوں قراءات کا احتمال موجود ہے۔ اس لفظ کو صرف امام یعقوب رحمہ اللہ حالت وقف میں یاء کے اثبات کے ساتھ 'يَقْضِيْ' پڑھتے ہیں۔

معنوی اعتبار سے 'يَقُصُّ' بمعنی بیان کرنا ہے۔ جس طرح قرآن میں ہے: ﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ﴾ [یوسف: ۳] جبکہ 'يَقْضِ' کا معنی ہے 'فیصلہ کرنا' جس طرح [الغافر: ۲۰] میں ہے: ﴿وَاللهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ﴾

پورے قرآن میں ایسے کلمات کی تعداد اکیس ہے جن میں رسماً یاء حذف ہے مثلاً ﴿ نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [یونس: ۱۰۳] ﴿يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ﴾ [هود: ۱۰۵]، ﴿وَمَا أَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ﴾ [الروم: ۵۳]

ان مثالوں سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ اگر ان کلمات میں رسماً یاء لکھ دی جاتی تو حذف یاء والی قراءت نکالنا مشکل ہو جاتا۔

پانچویں فصل

اَب ہم ان قرآنی کلمات کا ذکر کرتے ہیں کہ: جن میں تمام مصاحف عثمانیہ میں واؤ کو حذف کر کے صرف ضمہ پر اکتفاء کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ تمام قراء وقفاً و وصلاً واؤ کو حذف کرتے ہیں۔

قرآن میں اس طرح کی چار مثالیں ہیں۔

❶ مثلاً: لفظ ﴿ وَيَدْعُ الْإِنْسٰنُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَيْرِ ﴾ [الإسراء: ۱۱]

یہ لفظ اصل میں 'يَدْعُوْ' واؤ کے ساتھ ہے۔ لیکن تمام مصاحف عثمانیہ بالاتفاق اس کو واؤ کے حذف کے ساتھ لکھتے ہیں۔ [نثر المرجان: ۱۴/۴]

◉ علامہ زرکشی رحمہ اللہ [البرهان في علوم القرآن: ۳۹۸/۱] میں فرماتے ہیں:

واؤ کے حذف سے ہمیں یہ بات سمجھ آتی ہے کہ انسان بُرائی کو اختیار کرنے میں جلدی کرتا ہے۔ لیکن نیکی کے حصول میں جلدی نظر نہیں آتی۔

❷ مثلاً: لفظ ﴿ وَيَمْحُ اللهُ الْبٰطِلَ ﴾ [الشوری: ۲۴]

اس لفظ میں واؤ کو بغیر کسی صرفی، نحوی وجہ کے حذف کر دیا گیا ہے۔ تلفظ بھی واؤ کے بغیر ہے حالانکہ یہ اصل میں 'يَمْحُوْ' تھا۔ [نثر المرجان: ۳۶۲/۶]

اس طرح دو کلمات اور ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ مثلاً: لفظ ﴿ يَدْعُ الدَّاعِ ﴾[القمر: ٦]
اس میں بھی لفظ 'يَدْعُ' اصل میں 'يَدْعُوْ' تھا۔

④ مثلاً: لفظ ﴿ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴾[العلق: ١٨]
اس میں لفظ 'سَنَدْعُ' اصل میں 'سَنَدْعُوْ' تھا۔

ان مثالوں سے یہ سمجھنا آسان ہے کہ اگر ان کلمات کو واؤ کے ساتھ لکھا جاتا تو قراءت کی مخالفت ہو جاتی۔ کیونکہ تمام قراء وقفاً وصلاً اس واؤ کو حذف کرتے ہیں۔

چھٹی فصل

اب ہم ان قرآنی کلمات کا ذکر کرتے ہیں کہ: جن کلمات میں اصلاً ھاء ثانیت (تاء مدورة) ہے۔ لیکن بعض قراءات کی موافقت کی وجہ سے ان کو تاء تانیث (لمبی تا) کے ساتھ لکھا گیا ہے۔

ڈاکٹر سالم محیسن اپنی کتاب [الفتح الرباني کے صفحہ نمبر ٢٦٥] میں فرماتے ہیں:

''کہ ھاء تانیث جب فعل میں ہو تو تاء تانیث (لمبی تا) کے ساتھ لکھی جاتی ہے اور تمام قراء اسی تاء تانیث پر وقف کرتے ہیں مثلاً ﴿ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ ﴾ [طه:١١١] اور یہ ھاء تانیث اسموں میں ہو تو اس کو ھاء تانیث کے ساتھ ہی لکھا جاتا ہے اور تمام قراء اس پر وقف باھا کرتے ہیں مثلاً 'رِسَالَةٌ'

اصل قاعدہ یہ ہے لیکن چند ایک کلمات میں اس سے مختلف صورت حال ہے کہ ان کو لکھا تو تاء تانیث کے ساتھ جاتا ہے لیکن ان پر وقف ھاء تانیث کے ساتھ باھا کیا جاتا ہے۔

شیخ علی القاری اپنی کتاب [المنح الفكرية شرح الجزري، کے صفحہ نمبر ٣٢٥] میں فرماتے ہیں کہ 'ھاء تانیث' کی دو قسمیں ہیں:

① وہ کلمات قرآنیہ جن میں ھاء تانیث کو ھاء تانیث کی صورت میں ہی لکھا جاتا ہے۔ تمام قراء کا اتفاق ہے کہ ان پر وقف بالھاء ہی ہوگا اور یہ ویسے بھی عربی کتابت کے عین مطابق ہے۔

② وہ کلمات قرآنیہ جن میں ھاء تانیث کو تاء تانیث کی صورت میں لکھا گیا ہے۔ ان میں وقفاً قراء کا اختلاف ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ اور امام کسائی رحمہ اللہ ان کلمات میں لغت قریش کے مطابق وقف ھا کے ساتھ کرتے ہیں پھر اسی کے مطابق کسائی کا وقفاً اِمالہ، اور روم و اشمام وغیرہ کے مسائل ہوں گے۔ لیکن باقی تمام قراء لغت طی کے مطابق ان کلمات میں تاء تانیث کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔ لہٰذا پڑھنے والے کو چاہئے کہ ہر کلمہ قرآنی میں تاء اور ھاء کی پہچان کرے تاکہ صحیح طور پر ادا کیا جاسکا۔

◉ حافظ ابن الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لفظ 'رحمت' پورے قرآن میں سات جگہ آیا ہے۔ وہ سات جگہ یہ ہیں۔ سورۃ البقرہ، سورۃ الاعراف، سورۃ ھود، سورۃ مریم، سورۃ الروم اور سورۃ الزخرف میں دو جگہ۔ مثلاً سورۃ البقرہ میں ہے: ﴿أُولَٰئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللهِ﴾ [البقرة: ٢١٨] تمام مصاحف میں بالاتفاق اس لفظ کو تاء تانیث کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ لیکن وقفاً اس میں اختلاف ہے۔ امام نافع رحمہ اللہ، امام ابن عامر رحمہ اللہ، امام عاصم رحمہ اللہ، امام حمزہ رحمہ اللہ، امام ابوجعفر رحمہ اللہ اور امام خلف رحمہ اللہ اس کو وقفاً تاء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں۔ تاکہ رسم قراءات کے ساتھ متفق رہے۔لیکن باقی تمام قراو اس لفظ کو وقفاً ھا پڑھتے ہیں۔ جس طرح 'فاطمة ، قائمة' وغیرہ جیسے کلمات کو وقفاً ھا کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

اسی طرح بہت سارے کلمات ہیں مثلاً لفظ 'نعمت' یہ قرآن میں گیارہ مرتبہ آیا ہے۔ اسی طرح "سنت ، امرأت ، کلمت ، لعنت ، معصیت" ان کلمات کی تفصیل مقدمۃ الجزریة للشیخ ابن الجزری رحمہ اللہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ان مثالوں سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اگر ان مثالوں میں رسم قیاسی کے مطابق ھا لکھی جاتی تو تا کے ساتھ وقف کرنے والے قراء کی قراءات کیسے نکل سکتی تھیں۔

ساتویں فصل

اَب ہم ان قرآنی کلمات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ جن کو ملا کر لکھا گیا ہے۔ اس کے باوجود کہ وہ دو مستقل کلمات ہیں۔لیکن بعض جگہ ان دونوں کو کاٹ کر بھی لکھا گیا ہے۔ یہ اصل کے مطابق ہے۔

مثلاً : لفظ ﴿أَلَّا تَعۡبُدُوٓاْ إِلَّا ٱللَّهَ﴾ [هود:۲]

یہ دو الگ الگ کلمات ہیں 'أَنْ' الگ کلمہ ہے اور 'لا' الگ کلمہ ہے۔مگر ان کو ملا کر 'أَلَّا' لکھا گیا ہے۔ اب تمام قراء کا اتفاق ہے کہ ان کو کاٹ کر پہلے لفظ پر وقف کرنا یا وصل میں کاٹ کر پڑھنا دونوں صورتیں غلط ہیں کیونکہ اب یہ ایک کلمہ بن چکا ہے۔لیکن سورۃ ھود ہی میں یہی ﴿أَلَّا تَعۡبُدُوٓاْ إِلَّا ٱللَّهَ﴾ آیت نمبر ۲۶ میں بھی ہے۔ اس آیت میں اس لفظ کو کاٹ کر ﴿أَن لَّا تَعۡبُدُوٓاْ﴾ لکھا گیا ہے۔

اسی وجہ سے امام شاطبی رحمہ اللہ 'العقیلة' شعر نمبر ۲۳۹ میں فرماتے ہیں:

واقطع بهودَ بأن لا تعبدُوا الثان مع ياسين لا حصرا

یعنی سورۃ ہود کے دوسرے 'أَنْ لَّا تَعْبُدُوْا' کو کاٹ کر لکھا۔

اسی رسم کے مطابق تمام قراء کے لیے ان پر ضرورت ہو تو وقف جائز ہے۔ اسی طرح لفظ ﴿مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ﴾ جیسے کلمات میں 'مِنْ' جارہ کو 'ما' موصولہ کے ساتھ ملا کر لکھا گیا ہے۔

ان مثالوں سے یہ بات بخوبی سمجھ آتی ہے کہ: سورۃ ھود کے دوسرے لفظ کو کاٹ کر اسی لیے لکھا گیا ہے تاکہ لفظ 'أَنْ' پر وقف کا جواز رسم سے ثابت ہوجائے اور اس کے علاوہ باقی تمام کلمات میں کاٹ کر پڑھنا قطعاً غلط ہے۔ اگر سورۃ ھود والے دوسرے 'أَن لَّا تَعۡبُدُوٓاْ' کو پہلے کے مطابق ملا کر لکھ دیا جاتا تو 'أَنْ' پر وقف والی قراءت کیسے سمجھ آتی۔ تمت بالخير

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ